

سپریم کورٹ آف انڈیا

1960,
18 اکتوبر

بیتھمل ٹولرام

بنام

سپرائٹنٹ ٹیکسز

دُھرا بھائی وغیرہ

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ، کے۔ سی۔ داس گپتا،

بے۔ سی۔ شاہ اور این۔ راجگو پالا آئیٹنگر، بے۔ بے۔)

سیلز ٹیکس۔ جانچ از سر نو۔ سیلز ٹیکس کا دائرہ اختیار:

افسر۔ حوالہ جات میں ہائی کورٹ کا اختیار۔ مشاورتی دائرہ اختیار دوبارہ تشخیص کے لیے کارروائی کے لیے حد کی مدت۔ آسام سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (1947 کا آسام 17)، ایس ایس۔ 16(12)2، 19، 19A(2)، 32(8)، 34۔

اپیل کنندگان جو آسام سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کے تحت درج یافتہ کاروباری تھا، نے یکم اپریل 1948 سے 30 ستمبر 1948 تک کے کھاتے کی مدت کے لیے اپنے کاروبار کا واپسی جمع کرایا، جس میں آسام میں تمام سامان ماسوائے جوٹ کی فروختگی شامل تھی تاہم، محاصل کے مہتمم نے زیر ماتحت دفعہ 4، دفعہ 17 ایکٹ کے مطابق مختصر جانچ پڑتال کی اور مورخہ 30 ستمبر 1950 کو حکم صادر کیا کہ جو جوٹ دوران مدت نسبت فروختگی کلکتہ روانہ

مستعلی ایشیائے زیر ماتحت شق 2 کے مطابق فروختگی میں نہیں آتے ہیں اور قابل ٹیکس نہیں تھے۔ اور اس نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کی کہ آیا فروختگی کے نسبت جانچ پڑتال زیر ماتحت دفعہ 12 دفعہ 2 کے زمرے میں آتا ہے۔ رائے موصول ہونے پر مہتمم نے نگران محصول کو حکم دیا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق مقدمہ کو نمٹائیں۔ اس کے بعد نگران محصول نے تشخیص حکم مورخہ 30 ستمبر 1950 کو کالعدم قرار دیا، اور 30 جنوری 1953 کو اپیل گزاروں کو ایک نوٹس جاری کیا، جس میں انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ ضروری ثبوت پیش کریں تاکہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ آیا فروختگی کا معاہدہ زیر ماتحت شق 12، دفعہ 2 دائرہ اختیار میں آتا ہے یا نہیں۔ اپیل کنندہ نے اظہار کیا کہ مہتمم کو تشخیص کے لیے مزید کارروائی شروع کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے کیونکہ اُن کو جاری کردہ نوٹس تین سال مدت کے بعد اجراء کی گئی جیسا کہ دفعہ 19 میں لکھا گیا۔

منعقد کیا، کہ ہائی کورٹ نے ایک مشاورتی دائرہ اختیار کر کے سوالات کا جواب دیا اور محصول حکام کو کوئی حکم نسبت جانچ پڑتال سیلز ٹیکس نہیں دیا۔ اپیل کنندگان کا جائزہ لینے یا نہ لینے کے لیے یا آگے بڑھنے کی کوئی ہدایت نہیں دی اور صرف اپنی رائے دے دی کہ لین دین دفعہ 2 دفعہ 12 ماتحت دفعہ کے معنی میں فروختگی میں نہیں آتا ہے اور قابل ٹیکس نہیں ہے۔

مزید کہا گیا کہ کمشنر نے دفعہ 19A کے تحت کا کوئی نوٹس اجراء نہیں کیا ہے یا تحت دفعہ 31 کے تحت نظر ثانی شدہ تصنیف کا استعمال کیا

لیکن صرف ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق کیس کو نمٹانے کی ہدایت دی، مہتمم ٹیکس کو تین سال مدت ختم ہونے کے بعد تشخیص از سر نو زیر دفعہ 19 نئی کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی پریزیڈنسی اور ایڈناوردیگرے

بنام

بمبئی ٹرسٹ کارپوریشن لمیٹڈ، (1936) ایل آر 63 آئی اے 408، ممتاز

سکمارمٹر اور سکمارگھوش، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے ویدویاس اور نونیت لال۔ 18 اکتوبر 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ جسٹس۔ اپیل کنندگان 1947 کے آسام سیلز ٹیکس ایکٹ XVII کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر ہیں۔ یہاں بعد میں ایکٹ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے۔ یکم اپریل سے 30 ستمبر 1948 تک کے کھاتے کی مدت کے لیے، اپیل گزاروں نے اپنے کاروبار کا ریٹرن جمع کرایا جس میں پٹ سن کے علاوہ آسام میں تمام سامان کی فروخت شامل تھی۔ ٹیکس کے سپرنٹنڈنٹ، دھوبری نے ذیلی دفعہ 4 دفعہ 117 ایکٹ کے مطابق مختصر جانچ پڑتال کی اور پٹ سن دوران مدت جو اپیل کرنے والوں نے نسبت فروختگی کلتہ روانہ کیا اُس پر محصول ادا کرنے کیلئے حکم صادر کیا۔ اسٹنٹ کمشنر آف ٹیکسز اور کمشنر آف ٹیکسز، آسام کے تشخیص کے حکم کے خلاف اپیلیں ناکام ثابت ہوئیں۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے ٹیکس کمشنر سے درخواست کی کہ وہ تشخیص سے پیدا ہونے والے قانون کے کچھ سوالات آسام میں ہائی کورٹ کو تحت دفعہ 34 ایکٹ کے تحت بھیجیں اور ایک آسام میں ہائی کورٹ آف جوڈیکل ریویو کو بھیجا:

(1) چاہے، مذکورہ بالا حقائق اور حالات کے پیش نظر 20,515 مندا کا کاروبار کے شے (1) ایکٹ کے تحت مذکور جوڈ قابل ٹیکس ہے۔

(2) آیا، مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر کاروبار 5,500 مند پٹ سن مندرجہ آسٹم نمبر (ii) کے تحت قابل ٹیکس ہے؟

(3) چاہے، مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر اور حالات، 25,209 مند پٹ سن سے کاروبار آسٹم (iii) کے تحت قابل ٹیکس ہے؟

تین سوالات 1 سے 3 میں سے ہر ایک کے حوالے سے، ہائی کورٹ نے درج ذیل جواب درج کیا:

"ذیلی کے معنی میں فروخت نہ ہونا"

ذیلی دفعہ 12 دفعہ 12 ایکٹ کے مطابق، قابل ٹیکس نہیں ہے "

تاہم، ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا:

نامے کے مطابق ٹیکسوں کی سپرانڈینڈنٹ کو ہدایت جاری کی کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے مطابق مقدمہ کو نپٹائے۔ اس کے بعد سپرانڈینڈنٹ آف ٹیکسز نے مورخہ 30 جنوری 1953ء، اپیل کو درج ذیل نوٹس دی:

"میں معزز ہائی کورٹ کے حکم کے پیش نظر سبیلز-1951 کا ٹیکس حوالہ نمبر 3، تشخیص واپسی کے لیے 30 ستمبر 1950 کا حکم نامہ مدت 30 ستمبر 1948 کو الگ کر دیا گیا ہے اور آپ کو ضروری ثبوت پیش کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے، ٹھیکداری کے کاغذات، حساب نمبی کے کتابجات وغیرہ ترتیب میں یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا فروخت کا معاہدہ اس میں شامل ہے مقدمہ دفعہ 2 کے ذیلی شق 12 کے وضاحت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔"

مارچ 1953 کے اپنے خط کے ذریعے، اپیل کنندگان نے ٹیکس کمشنر سے مطالبہ کیا کہ ٹیکسوں کے سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت کرے کہ وہ نوٹس کو آگے نہ چلائیں۔ کمشنر جیسا کہ استدعا کیا گیا، ہدایت دینے میں ناکام رہا، اپیل کنندگان نے آسام کے ہائی کورٹ میں دفعہ 226 آئین کے تحت ایک عرضی درخواست دائر کی کہ مہتمم ٹیکس کو تشخیص کاروائی نسبت اپیل کنندگان تحت آسام سبیلز ٹیکس دوبارہ کھولنے سے منع کیا جائے اور ایک عرضی درخواست باپرت منسوخ کرنے حکم کمشنر مصدرہ مورخہ یکم اگست 1952 کو کالعدم قرار دینے کیلئے دائر کی گئی۔

ہائی کورٹ نے سرسری طور اس درخواست کو خارج کر دیا ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف اپیل، یہ اپیل آرٹ کے تحت آئین کے خصوصی رعایت کے تحت دائر کیا گیا۔

ہائی کورٹ، اپنے پاس جمع کرائے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے، ایک مشاورتی دائرہ اختیار کا استعمال کر رہی تھی اور سبیلز ٹیکس حکام کو سبیلز ٹیکس کے اپیل گزاروں کا جائزہ لینے یا نہ لینے کے لیے آگے بڑھنے کی کوئی ہدایت نہیں دے سکتی تھی اور نہ ہی دے سکتی تھی: اس نے محض اپنی رائے درج کی کہ سوالات میں مذکور لین دین سق 2 ذیلی 12 ایکٹ کے تحت اور اس کے مطابق قابل ٹیکس نہیں تھے۔

ہائی کورٹ کی رائے پر کمشنر نے ٹیکس سپرنٹنڈنٹ کو ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق کیس کو نمٹانے کی ہدایت کی۔

لیکن ٹیکس کے سپرنٹنڈنٹ نے سوچا کہ وہ جانچ کو دوبارہ کھولنے اور اپیل گزاروں کا جائزہ لینے کا

کی گئی تھی۔ اس تشخیص سے پیدا ہونے والے سوالات پر، ہائی کورٹ نے رائے دی تھی کہ جن لین دین کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی تھی وہ ٹیکس کے ذمہ دار نہیں تھے۔ ٹیکس کے سپرنٹنڈنٹ، اس رائے پر تشخیص کے حکم کے ختم کرنے میں درست تھے۔ لیکن تشخیص کے لیے کوئی بھی مزید کارروائی جو اس نے ایک نوٹس جاری کر کے شروع کرنے کی کوشش کی جس میں اپیل گزاروں کو ثبوت، معاہدے کے کاغذات، کھاتہ کتابیں وغیرہ پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اس بات کا تعین کر سکے کہ آیا لین دین سابق کے تحت دفعہ 2 ذیلی دفعہ 12 قابل ٹیکس تھے یا نہیں۔ کسی ایکٹ کے اندر کسی اتھارٹی کا حمایت حاصل کرنی پڑی۔ مہتمم ٹیکسجات نے اس اختیار کا حوالہ نہیں دیا ہے جس کے استعمال میں اس نے یہ نوٹس جاری کیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 19 کے تحت مطابق، "ٹیکس افسر" اگر اس کے قبضے میں آنے والی معلومات سے مطمئن ہو کہ کوئی کاروباری کسی بھی مدت میں ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار رہا ہے اور رجسٹری کے لیے درخواست دینے میں ناکام رہا ہے۔ مذکورہ بالا مدت کے اختتام کے تین سال کے اندر کسی بھی وقت سپرنٹنڈنٹ ڈیلر کو ایک نوٹس دے سکتا ہے جس میں تمام چیزیں زبردفعہ 16 ذیلی شق 2 ہوں۔ اور اس مدت کے سلسلے میں کاروباری کا جائزہ لینے کے لیے آگے بڑھ سکتا ہے۔ لیکن بلا کسی تنازعہ کے اپیل کنندگان کو کاروباری کے طور پر درج یافتہ تھے اور انہوں نے اپنے واپسی جمع کرائے تھے: اس لیے دوبارہ جائزہ لینے کے اختیار کو دفعہ 19 ایکٹ کی وجہ سے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ دفعہ 19-(a) ایکٹ کے تحت، کمشنر کو یہ بھی اختیار حاصل ہے، اگر اس کے قبضے میں آنے والی معلومات پر مطمئن ہو جائے، کہ ٹیکس کے قابل کسی بھی سامان کی فروخت کے سلسلے میں کوئی بھی کاروباری واپسی کی مدت کے دوران تشخیص سے بچ گیا ہے، تو وہ مذکورہ مدت کے تین سال کے اندر کسی بھی وقت نوٹس جاری کرے گا۔

اس طرح کے کاروبار کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تمام یا کسی بھی تقاضے پر مشتمل نوٹس جس میں دفعہ 16 ذیلی 2 کے تحت نوٹس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اور اس مدت کے سلسلے میں ڈیلر کا جائزہ لینے یا دوبارہ جائزہ لینے کے لیے آگے بڑھ سکتا ہے۔ لیکن کمشنر نے دفعہ 19-(a) کے تحت ایسا کوئی نوٹس جاری نہیں کیا تھا۔ نہ ہی کمشنر نے اپنے نظر ثانی کے اختیار زیر دفعہ 31 ایکٹ کو استعمال میں لا کر اصل حکم تشخیص کو کالعدم نہ کیا۔ کمشنر نے صرف سیکشن 31 ذیلی

تحقیقات شروع کرنے کے لیے ایک نقطہ نظر کہ آیا فروخت مقدمہ میں ملوث "دفعہ 2 ذیلی دفعہ 12 کی وضاحت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔" کسی بھی صورت میں، حسابات کی مدت جیسا کہ پہلے ہی مشاہدہ کیا جا چکا ہے کہ اکتوبر 1948 سے 30 ستمبر 1948 تک اور اس مدت کے اختتام کے تین سال اس تاریخ سے پہلے ختم ہو گئے جس دن نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ دفعہ 19 کے تحت ٹیکسوں کے سپرائیڈنٹ کے ذریعے دوبارہ تشخیص کے لیے نئی کارروائی شروع نہیں کی جاسکتی۔ تشخیص کی مدت سے تین سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد یہ فرض کرتے ہوئے کہ رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے میں ناکامی کا معاملہ سمجھا جاسکتا ہے اور واپسی جو کہ اپیل کنندگان کو بھرنا ہے تیار کرنا ہے۔

اپنے دلائل کے حمایت میں وکیل اپیل کنندگان کا یہ موقف کہ مہتمم ٹیکس کو ہائی کورٹ کے فیصلے میں مشاہدات کی روشنی میں تشخیص کے کارروائی نہیں کر سکتا ہے۔ ہمارا توجہ پریوی کونسل کمشنر آف انکم ٹیکس بمبئی پریزیڈنسی اور دیگر بنام بمبئی ٹرسٹ کارپوریشن لمیٹڈ کیس کی طرف مبذول کر دیا گیا۔ اس مقدمہ میں، انکم ٹیکس حکام کے ذریعے ایک غیر ملکی کمپنی کا جائزہ لیا گیا تھا دفعہ 42(1) اور 43 انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کے تحت ایجنٹ کے طور پر مؤخر الذکر کو موصول ہونے والے منافع اور فوائد کے لیے رہائشی کمپنی نے حاصل کئے۔ ایک حوالہ میں 66 انکم ٹیکس ایکٹ کے بارے میں، بمبئی کی ہائی کورٹ نے رائے دی کہ تشخیص غیر قانونی ہے۔ اس کے بعد انکم ٹیکس کمشنر نے اس معاملے کو اس ہدایت کے ساتھ واپس بھیج دیا کہ تشخیص کو رد کیا جا کیا جائے اور اس طرح کی مزید تفتیش کرنے کے بعد نیا جائزہ لیا جائے جو انکم ٹیکس افسر مناسب سمجھے۔ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے، انکم ٹیکس افسر نے رہائشی کمپنی کو غیر ملکی کے ایجنٹ کے طور پر طلب کیا۔ کمپنی تشخیص کے سال کے لیے حساب کتاب پیش کرے یا کروائے اور ایسے دیگر شواہد بھی پیش کرے جن پر وہ اپنی واپسی کے سلسلے میں بھروسہ کرنے کی کوشش کر سکتی ہے، اور رہائشی کمپنی غیر ملکی کمپنی کی کتابیں پیش کرنے میں ناکام ہونے کی وجہ سے، وہ دفعہ 23 ذیلی دفعہ 4(4) انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت تشخیص کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ اس درخواست کے ذریعے دفعہ 45 مخصوص ریلیف ایکٹ ہائی کورٹ میں دائر کردہ کا بمبئی، رہائشی کمپنی نے اصل تشخیص کے تحت پہلے سے ادا کیے گئے ٹیکسوں کی واپسی کے حکم کے لیے، اور باپت ختم کرنے

مشاہدہ کیا کہ کمشنر ہائشی کے خلاف کارروائی بند کرنے کا پابند نہیں ہے ہائی کورٹ نے ادا شدہ ٹیکس کو واپس کرنے کا حکم جاری کیا۔ اور مزید یہ ہدایت کی کہ جانچ کو منسوخ تصور ہووے۔ عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف کمشنر آف انکم ٹیکس نے ایک اپیل دائر کی۔ جس میں پریوی کونسل نے مشاہدہ کیا کہ کمشنر پر ضروری نہیں تھا کہ وہ بحیثیت ایجنٹ بیرونی کمپنی کی کارروائی کو بخلاف ملکی کمپنی جاری نہ رکھ سکے باپت سال تشخیص، اور یہ اندر حدود اختیار کمشنر زبردفعہ 33(2) انکم ٹیکس ہے۔ کہ اگر مزید تحقیقات زیر بحث فائدہ مند اور مناسب ہو اور عوام کے مفاد میں سمجھے، کی جائے۔

اس مقدمہ کے اصول کو ہماری رائے میں کوئی اطلاق موجودہ مقدمہ میں نہ ہے۔ عدالت عالیہ بمبئی نے اپنی مشاورتی دائرے اختیار کے تحت پہلے سے جانچ یا تشخیص کو غیر قانونی قرار دیا۔ لیکن کمشنر انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت اختیار رکھتا تھا کہ وہ اُس اختیار کو عملاتے ہوئے مزید تحقیقات کرنے کا مجاز تھا۔ پریوی کونسل نے اُس اختیار کو عملاتے کے خلاف لکار کو مسترد کر دیا۔ موجودہ کیس میں کمشنر آف ٹیکسز نے اپنی نظر ثانی اختیارات کے عملاتے کے دوران کوئی بھی کارروائی شروع نہ کی۔ کمشنر آف ٹیکسز نے مہتمم ٹیکسز کو صرف مقدمہ کو عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق نپٹانے کی ہدایت صادر کی اور مہتمم نے حکم کی تعمیل کی۔ کیا وہ صاحب اختیار تھا اور اس سوال پر، ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ وہ، اگر اس کے فقہ کے استعمال سے پہلے کی شرائط موجود تھیں، تو اپیل گزاروں کا دوبارہ جائزہ لینے کے لیے آگے بڑھ سکتا تھا۔ لیکن دوبارہ تشخیص کی کارروائی کو واضح طور پر روک دیا گیا تھا کیونکہ دوبارہ تشخیص کے لیے مقرر کردہ مدت ختم ہو چکی تھی۔ اس لیے سپرینٹنڈنٹ کے پاس ایسا نوٹس جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا جس میں اپیل گزاروں سے کہا جائے کہ وہ ثبوت پیش کریں تاکہ وہ انکو آڑی شروع کر سکے جو ایکٹ کے ذریعے پہلے سے لکھی گئی حد کی مدت کی میعاد ختم ہونے کی وجہ سے روک دی گئی تھی۔ بمبئی ٹرسٹ کارپوریشن کیس (اوپر) میں، انکم ٹیکس افسر نے کمشنر کی ہدایت کے مطابق کام کیا جو قانونی طور پر نظر ثانی کے اختیار کے استعمال میں دی گئی تھی اور تشخیص کو دوبارہ کھول دیا۔ موجودہ معاملے میں، اس سلسلے میں مجاز اتھارٹی کی طرف سے ایسی کوئی ہدایت نہیں دی گئی ہے۔ اور سپرینٹنڈنٹ کے پاس آمدنی کا دوبارہ زبردفعہ 19 ایکٹ جائزہ لینے کا کوئی اختیار نہیں

لہذا اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے اور ہائی کورٹ کے 1960 کے حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ کیس کے دائرہ کار میں، کیس کو ہائی کورٹ میں واپس کرنے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہوگا۔ لہذا ہم اس کے مطابق ہدایت دیتے ہیں کہ 30 جنوری 1953 کے اپنے نوٹس کے ذریعے سپرنٹنڈنٹ آف ٹیکسز، دھوبری کی طرف سے شروع کی گئی ٹیکسوں کی کارروائی کو کالعدم قرار دینے والی رٹ کو جاری کی جائے۔ اپیل گزار اپیل کے اپنے اخراجات کے حقدار ہوں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

